کوہ جودی' پر جائے اور پانچ ہزار سال پرانی کشتی کے سارے ڈھانچے کو اٹھا لائے! بائبل کے اندر جہاں کشتی' نوحؑ کے بنانے کا ذکر ہے وہاں خدا نے نوحؑ سے کہا کہ "تو گوپھر کی لکڑی (GOPHER WOOD) کی ایک کشتی اپنے لیے بنا" (پیدائش ۶:۱۴) گوپھر کی لکڑی کے متعلق انگریزی لغت میں صرف یہ لکھا ہے کہ یہ لکڑی نوح علیہ السلام کی کشتی بنانے میں استعمال کی گئی تھی، بائبل ہی میں بلوط کا ذکر بھی آیا ہے جسے انگریزی میں 'OAK' کہا گیا ہے ("بسن کے بلوط سے ڈانڈ بنائے حزقی ایل ۲۷:۶) جس سے شور کے تبلیغی پتوار بناتے تھے۔ پتہ نہیں گوپھر کی لکڑی اور بلوط ایک ہی تھا یا الگ الگ۔ البتہ بلوط کو عبرانی میں 'الون' کہتے تھے

مختلف کتابوں۔ مورخین۔ عرب سیاحوں اور سنگی کتبوں کا حوالہ پیش کرتے ہوئے موصوف نے بہت سے نام پیش کئے ہیں جو سوپارہ کے لیے استعمال کئے گئے تھے مثلاً سُبہار۔ سوپارگ، شُپارک سوپیرا۔ سُپارا۔ سپارہ کا۔ شرپاک۔ سوپارا۔ ساوپارا۔ سیبور۔ سیپر۔ سوبارا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ابوالفدا نے اپنے سفرنامہ میں اسے 'سوفالہ' لکھا ہے۔ اور اگر کتابت کی غلطی سے یہ 'سوفالہ' پڑھ لیا گیا تو یہ بھی سوفارہ' رہا ہوگا! ——— علاوہ دوسری مشابہتوں کے ان ناموں میں شروع کے حروف 'س' اور 'پ' مشترک ہیں جو ٹھیک 'سوپارہ' کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ صرف ایک نام موصوف نے 'اوپارا' لکھا ہے جس اکیلی بے وزن دلیل کو بائبل کے 'اوفیر' کے سامنے رکھ دیا۔ حالانکہ خود ہی موصوف نے لکھا ہے کہ سوپارہ ہی کے کچھ مقامی لوگ سوپارہ کو 'ہوپارا' یا 'اوپارا' کہتے ہیں! اور 'سوفالہ' تو خود ایک قدیم بندرگاہ جزیرہ مدغاسکر کے پچھم میں افریقہ کے مشرقی ساحل پر تھی۔ البیرونی کے کتاب الہند حصہ دوم سے بات واضح ہو جاتی ہے "سومنات کی شہرت اس وجہ سے ہوئی کہ وہ سمندر میں نکلنے کے راستہ کا ایک گھاٹ اور سفالہ زنج (زنجبار) اور چین کے درمیان آمد و رفت کرنے والوں کی ایک منزل ہے"۔ یعنی زنجبار کی طرف والا سفالہ سے چین کو اور سفالہ کو چین سے جانے والے سیاحوں کے لئے منزل ہے۔

باقی آئندہ